

21341- دعائے سفر کے وقت ہاتھ اٹھانا

سوال

کیا دعائیں ہاتھ اٹھانا شرعی عمل ہے؟ خصوصاً جہاز، کار، یاریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرتے وقت کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی جگہ پر دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا قبولیتِ دعا کے اسباب میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک تمہارا رب باحیا اور پردہ پوشی فرمانے والا ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے اس بات سے جیا آتی ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی لونا دے)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (بیشک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے، اور پاکیزہ شے ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو انہی باتوں کا حکم دیا ہے جن کا رسولوں کو حکم دیا ہے، چنانچہ مومنین کیلئے فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلِّمُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَآرِزِقَاتِكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ﴾۔ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرو [البقرہ: 172] اور رسولوں کو حکم دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾۔ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو [المؤمنون: 51] پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبے سفر میں ہے اور غبار آلود اور پرانہ حالت کیساتھ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے: "یارب! یارب!" حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، لباس حرام کا، اس کی نشوونما حرام پر ہوئی، تو اس کی دعائیں قبول ہو؟) مسلم

چنانچہ ان احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھانے کو قبولیتِ دعا کا سبب قرار دیا ہے، جبکہ حرام کھانے، اور حرام پر نشوونما کو دعا کے مسترد ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔

لہذا اس سے معلوم ہوا کہ رفع الیدین دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے، چاہے دعائیں جہاز، ریل گاڑی، کار، یا کسی بھی سواری میں کی جائے، چنانچہ جس وقت بھی دعا کرے تو ہاتھ اٹھانے سے قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، البتہ ایسے مواقع پر ہم ہاتھ نہیں اٹھائیں گے جہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں ہاتھ نہیں اٹھائے، مثلاً: خطبہ جمعہ کے دوران دعا کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھائیں گے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ہاتھ نہیں اٹھائے، لیکن دورانِ خطبہ بھی اگر بارش کی دعا مانگی جائے تو ہاتھ اٹھانے جاسکتے ہیں، کیونکہ دورانِ خطبہ بارش کی دعا کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے ہیں۔

اسی طرح دو سجدوں کے درمیان، سلام سے پہلے، اور آخری تشہد میں [دعا کرتے ہوئے] بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں اٹھائے، چنانچہ ہم بھی ان مقامات پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جگہوں پر ہاتھ نہیں اٹھائے۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل کرنا بھی حجت ہے، اور نہ کرنا بھی حجت ہے، یہی صورت حال پانچوں نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرعی اذکار کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے، لہذا ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے فرض نمازوں کے بعد ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

تاہم ایسی جگہیں جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے ہیں، اس بارے میں سنت یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ہم بھی ہاتھ اٹھائیں، کیونکہ ان جگہوں پر ہاتھ اٹھانا قبولیت کے اسباب میں سے ہے، اسی طرح ایسی جگہیں جہاں پر کوئی مسلمان دعا مانگنا چاہتا ہے، لیکن اس جگہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اٹھانا یا نیچے رکھنا کچھ بھی منقول نہیں ہے، تو ایسی جگہوں میں ہم ہاتھ اٹھائیں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دعائیں ہاتھ اٹھانا قبولیت کے اسباب میں سے ہے، جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے۔

واللہ اعلم.